مسیح موعود کی پہچان

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہ

مسیح موعود کی پہچان

قرآن و حدیث کی روشنی میں

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی مدظلہم

ناشر

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴

اشاعت سوم جنوری ۱۹۷۵ء

طابع ایجوکیشنل پریس کراچی

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

ملنے کے پتے
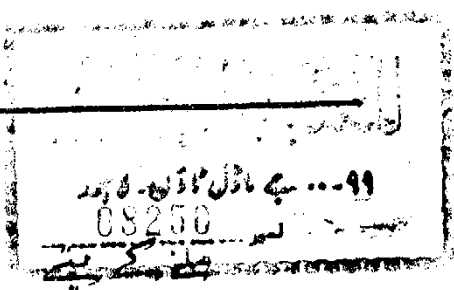
مکتبہ دارالعلوم	ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف	ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴
دارالاشاعت	مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ۱
ادارہ اسلامیات	۱۹۰ انارکلی لاہور

فہرست مضامین

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

تالیف

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری — حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے سے متعلق سو سے زائد احادیث کا جامع انتخاب جس میں قیامت کی جملہ علامات کا بیان ہے، اور ان کی روشنی میں مرزائیت کی مدلل تردید کی گئی ہے۔

جدید ایڈیشن شام کے مشہور عالم شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے اپنی تحقیق وتعلیق کے ساتھ حلب (شام) میں نہایت عمدہ ٹائپ پر طبع کیا ہے۔ کاغذ نہایت نفیس۔

قیمت بلا جلد :- پینتیس روپے ۔/۳۵

ملنے کا پتہ

مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے آخری دور میں تقاضائی حکمت الٰہیہ دجال اکبر کا خروج مقدر و مقرر تھا جس کے شر سے تمام انبیائے سابقین اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے آئے تھے۔ اور حسب تصریحات احادیث متواترہ اس کا فتنہ تمام اگلے پچھلے فتنوں سے اشد ہوگا۔ اس کے ساتھ ساحرانہ قوتیں اور خوارق عادات بے شمار ہوں گے۔

اسی کے ساتھ زمرۂ انبیاء میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شان اور خاتم الامم کے ساتھ خاص عنایات حق کے اظہار کے لئے باقتضائی حکمت الٰہیہ یہ بھی مقدر و مقرر تھا کہ فتنۂ دجال سے امت کو بچانے اور دجال کو شکست دینے کے لئے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ جو اپنی مخصوص شان مسیحی سے مسیح دجال کا خاتمہ کریں گے۔

خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات امت مرحومہ کے آگے آنے والے تمام فتن اور واقعات میں سب سے اہم تھے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اپنی امت پر سب سے زیادہ رحیم و شفیق رسول صلی اللہ علیہ

لہ اخرجہ ابوداؤد عن انس رض۔ کذا فی جمع الفوائد مترجم ص ۳۲ ج ۲۔ ۱۲ منہ

نے ان واقعات کی تبیین و تعیین میں اور مسیح دجال اور مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی علامات و نشانات بتلانے میں انتہائی تفصیل و توضیح سے کام لیا سو سے زیادہ احادیث ہیں جو مختلف اوقات میں صحابہؓ کے مختلف مجامع میں مختلف عنوانات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات و علامات اور بوقت نزول ان کی مکمل کیفیات کا اظہار فرمایا۔

یہ احادیث درجۂ تواتر کو پہونچی ہوئی ہیں۔ اکابر محدثین نے ان کو متواتر قرار دیا ہے اور خبر متواتر سے جو چیز ثابت ہو اس کا قطعی اور یقینی ہونا تمام اہل عقل و اہل نقل کے نزدیک باتفاق مسلم ہے۔

ان تمام احادیث معتبرہ کو احقر نے اپنے عربی رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں جمع کر دیا ہے اور اسمیں ہر حدیث پر نمبر ڈالدیئے ہیں، اس رسالہ میں صرف حدیث کا نمبر اور کتاب کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا گیا ہے، اور ان شاء اللہ کسی وقت ان احادیث کو مع ترجمہ و تشریح بھی شائع کر دیا جائیگا[1]۔ علاوہ ازیں خود قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جتنی علامات اور نشانیاں بتلائی ہیں اتنی کسی رسول اور نبی کے متعلق نہیں بتلائیں یہانتک کہ خود سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن اترا ہے انکی بھی مادی اور جسمانی علامات و نشانات قرآن نے اس تفصیل سے نہیں بتلائے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے درمیان صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا یہ معاملہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس پر مزید در مزید اضافہ بلا شبہ اس لئے تھا کہ آخر زمانہ میں ان کا اس امت میں تشریف لانا مقدر

---

[1] اب یہ ترجمہ و تشریح کا کام برخوردار عزیز مولوی محمد رفیع عثمانی مسلمہ مدرس دار العلوم کراچی نے کر دیا ہے جو علامات قیامت اور نزول مسیح کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ محمد شفیع ۱۳۹۵ھ

تھا۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اُن کی علامات ونشانات اُمت کو ایسی وضاحت سے بتلا دیئے جائیں کہ پھر کسی کو کسی اشتباہ والتباس کی ادنیٰ گنجائش نہ رہے۔ اس رسالہ میں جمع کی ہوئی تمام علامات ونشانات کو دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ کہہ اُٹھے گا کہ کسی انسان کی تعیین کے لئے اس سے زیادہ نشانات وعلامات نہیں بتلائے جا سکتے ——— اور تمام انبیاء علیہم السلام میں سے اس کام کے لئے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتخاب میں شاید یہ حکمت بھی ہو کہ اُنکی پیدائش اور خلقت وتربیت تمام بنی نوع انسان سے جُدا ایک خاص معجزانہ طریق پر ہوئی ہے۔ اُن کے حالات کسی دوسرے انسان کے ساتھ ملتبس اور مشتبہ ہو ہی نہیں سکتے۔

الغرض قرآن وحدیث نے آخر زمانہ میں آنے والے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی تعیین اور اس میں پیدا ہونے والے ہر التباس واشتباہ کو رفع کرنے کے لئے اس قدر اہتمام فرمایا کہ اس سے زیادہ اہتمام عادۃً ناممکن ہے تاکہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے آپ کو مسیح موعود کہہ کر اُمت کو گمراہ نہ کر سکے۔

لیکن شاباش ہے قادیانی مرزا غلام احمد کو کہ انھوں نے قرآن وحدیث

ـــہ قرآن مجید سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا مکمل ثبوت حضرت الاستاذ العلامہ مولانا محمد سید انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام میں اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کی کتاب کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے اور اس مسئلہ سے متعلق احادیث احقر کے عربی رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں مذکور ہیں ۱۲ منہ

کے اس تمام اہتمام کے مقابلہ میں اکھاڑ دیا اور ان میں بیان کی ہوئی تمام چیزوں پر پانی پھیر کر خود مسیح موعود بن بیٹھے۔ اور اس سے زیادہ حیرت ان لوگوں پر جنھوں نے قرآن و حدیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہوتے ہوئے ان کو مسیح موعود مان لیا لیکن اس امت میں سے کسی شخص کا مسیح موعود بننا بغیر اس کے ممکن نہیں تھا کہ قرآن و حدیث کی قائم کی ہوئی تمام مضبوط و مستحکم بنیادوں کو اکھاڑ کر ایک نیا دین، نئی ملت بنائی جائے۔ اس لئے مرزا صاحب نے :۔

(۱) امت کے اجماعی عقیدہ اور قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی۔ ان کی قبر کشمیر میں ہے۔

(۲) پھر یہ دعویٰ کیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ ان کا کوئی شبیہ و مثیل آئے گا۔

(۳) پھر وہ شبیہ و مثیل خود بننے کی کوشش جاری فرمائی۔

(۴) اور چونکہ حسبِ تصریح قرآن و حدیث و اجماعِ امت ہر قسم کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے نبی ہیں ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں تھا۔ اگر کوئی ان کا مثیل و شبیہ آئے تو مسئلہ ختم نبوت اس کی راہ میں حائل ہوتا ہے اس لئے اس اجماعی مسئلہ کی تحریف کر ڈالی اور نبوت کی خود ساختہ قسمیں بنا کر بعض اقسام کا سلسلہ جاری قرار دیا۔

(۵) آخر کار خود نبی و رسول بن گئے۔

(۶) دعوائے نبوت کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ جو ان کو نہ مانے وہ کافر قرار دیا جائے

اس کے نتیجے میں ہی ایک مٹھی جماعت کے سوا امت کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا۔

(۷) اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی مدعی نبوت کے ماننے والے اور نہ ماننے والے ایک ملت نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کسی نبی کے ماننے والے بھی مسلمان کہلائیں اور اس کو جھوٹا سمجھنے والے بھی مسلمان رہیں۔ اس طرح ملت اسلامیہ کے ٹکڑے کر کے ایک علیحدہ ملت کی تعمیر کی گئی۔ یہ سارے کفریات اس کے نتیجے میں آئے کہ قرآن و حدیث کی بیشمار تصریحات کے خلاف اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا۔

اسلیے احقر نے اس مختصر رسالہ میں آخر زمانہ میں آنے والے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی تمام نشانیاں اور علامات بحوالہ قرآن و حدیث جمع کر دی ہیں تاکہ ہر دیکھنے والا ایک نظر میں دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو علامات بیان کی ہیں قادیانی مرزا صاحب میں ان میں سے کوئی موجود ہے یا نہیں۔

ہم نے سہولت کے لئے ان حالات و علامات کو ایک جدول کی صورت میں پیش کیا ہے جس کے ایک خانے میں آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے خانے میں ان کا حوالہ قرآن یا حدیث سے دیا گیا ہے۔ احادیث کی عبارت طویل تھی اس لئے تمام احادیث کو مع ترجمہ کے آخر رسالہ میں بطور ضمیمہ لکھا گیا ہے ان پر نمبر ڈال دیئے ہیں۔ اس جدول میں صرف حدیث کا نمبر لکھا جائے گا جس کو اصل حدیث دیکھنا ہو اس نمبر کے حوالہ سے آخر رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ تیسرے خانے میں مرزا صاحب کے حالات و علامات کا مقابلہ دکھلانا تھا۔

مگر ہمیں تو ان علامات میں سے کوئی بھی مرزا صاحب میں نظر نہیں آئی
بلکہ صراحۃً اُس کے مخالف علامات و حالات معلوم ہوئے۔ مخالف حالات اور
وہ بھی ذاتی اور گھریلو معاملات سے متعلق اگر بیان کیے جائیں تو دیکھنے والے
شاید اُس کو تہذیب کے خلاف سمجھیں۔

اسلئے ہم نے یہ خانہ سب جگہ خالی چھوڑ دیا ہے کہ مرزا صاحب کو
مسیح موعود ماننے والے خدا کو حاضر و ناظر جان کر ایمان داری سے اس
خانہ کو خود پُر کریں۔

شاید اللہ تعالیٰ اسی کو ان کے لئے ذریعۂ ہدایت بنا دیں۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ
مدرس دار العلوم دیوبند
شعبان ۱۳۲۵ھ

ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

مسیح موعود کا نام۔ کنیت اور لقب

۱	آپ کا نام عیسیٰ ہے۔ علیہ السلام	ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
۲	آپ کی کنیت عیسیٰ ابن مریم ہے۔	ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ
۳	آپ کا لقب، مسیح ہے۔	إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ
۴	" " کلمۃ اللہ ہے۔	الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
۵	" " روح اللہ ہے۔	" "

مسیح موعود کے خاندان کی پوری تفصیل

۶	آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہے	ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
۷	آپ بغیر باپ کے بقدرت خداوندی صرف ماں سے پیدا ہوئے	أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا۔
۸	آپ کے نانا عمران علیہ السلام ہیں۔	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي
۹	آپ کی نانی امراۃ عمران (حنہ) ہیں۔	إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ
۱۰	آپ کے ماموں ہارون ہیں۔	يَا أُخْتَ هَارُونَ

ف ہارون سے اس جگہ ہارون نبی علیہ السلام مراد نہیں۔ کیونکہ وہ تو مریم سے بہت پہلے گزر چکے تھے، بلکہ ان کا نام پر حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا (کذا رواہ مسلم والنسائی والترمذی مرفوعا)

۱۱	آپکی نانی کی یہ نذر کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی۔	اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا
۱۲	پھر حمل سے لڑکی کا پیدا ہونا۔	فَلَمَّا وَضَعَتْهَا الآیۃ
۱۳	پھر اُن کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونیکی وجہ سے وقف کے قابل نہیں۔	اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی
۱۴	اُس لڑکی کا نام مریم رکھنا۔	اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ

والدہ مسیح موعود (علیہ السلام) حضرت مریمؑ کے بعض حالات

۱۵	مس شیطان سے محفوظ رہنا۔	اِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ
۱۶	ان کا نشوونما غیر عادی طور پر ایک دن میں سال بھر کے برابر ہونا۔	وَاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا
۱۷	مجاورین بیت المقدس کا مریم کی تربیت میں جھگڑنا اور حضرت زکریاؑ کا کفیل ہونا۔	اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ
۱۸	اُن کو محراب میں ٹھیرانا اور ان کے پاس غیبی رزق آنا۔	کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا
۱۹	زکریاؑ کا سوال اور مریم کا جواب کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

۲۰	فرشتوں کا اُن سے کلام کرنا۔	إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ
۲۱	اُن کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا	إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ
۲۲	اُن کا حیض سے پاک ہونا	وَطَهَّرَكِ
۲۳	تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل ہونا۔	وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت مسیح علیہ السلام کے ابتدائی حالات استقرارِ حمل وغیرہ

۲۴	مریم کا ایک گوشہ میں جانا۔	إِذِ انْتَبَذَتْ
۲۵	اور گوشہ کا شرقی جانب میں ہونا	مَكَانًا شَرْقِيًّا
۲۶	اُن کا پردہ ڈالنا۔	فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا
۲۷	اُن کے پاس شکل انسان فرشتہ کا آنا۔	فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا
۲۸	مریم کا پناہ مانگنا۔	إِنِّيْ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ
۲۹	فرشتہ کا من جانب اللہ ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دینا۔	لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا
۳۰	مریم کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبت مرد کے کیسے بچہ ہوگا؟	أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ
۳۱	فرشتہ کا جواب اللہ کا پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے	قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

۳۲	بحکم خداوندی بغیر صحبتِ مرد کے اُن کا حاملہ ہونا۔	فَحَمَلَتْهُ
۳۳	دردِ زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا۔	فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ

آپ کی ولادت کس جگہ اور کس طرح پر ہوئی

۳۴	مسکونہ مکان سے دور ایک باغ کے گوشہ میں ولادت ہوئی۔	فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا۔
۳۵	حضرت مریم ایک کھجور کے درخت کے تنہ پر ٹیک لگائے ہوئی تھیں	إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ
۳۶	ولادت کے بعد مریم کا بوجہ حیاء کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا۔	قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔ فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا۔
۳۷	درخت کے نیچے سے فرشتہ کا آواز دینا کہ گھبراؤ نہیں اللہ نے تمہیں ایک سردار دیا ہے۔	أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا
۳۸	ولادت کے بعد حضرت مریم کی غذا تازہ کھجوریں۔	تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا
۳۹	حضرت مریم کا آپ کو گود میں	فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ

	اُٹھا کر گھر لانا۔	
۴۰	اُن کی قوم کا تہمت رکھنا اور بدنام کرنا۔	یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا۔
۴۱	حضرت مریم سے رفع تہمت کے لئے من جانب اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام فرمانا۔ اور فرمانا کہ میں نبی ہوں۔	قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝

حضرت مسیح موعودؑ کے خصائص

۴۲	مسیح موعود کا مُردوں کو بحکم خدا زندہ کرنا۔	وَاُحْیِ الْمَوْتٰی
۴۳	برص کے بیمار کو شفاء دینا۔	اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
۴۴	اور مادر زاد اندھے کو بحکم الٰہی شفا دینا	" "
۴۵	مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈالنا۔	فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔
۴۶	آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کو بتا دینا کہ کیا کھایا تھا۔؟	وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ
۴۷	جو چیزیں لوگوں کے گھروں میں چھپا کر رکھی ہوں اُن کو بن دیکھے بتا دینا۔	" " "

نمبر	بیان	حوالہ
۴۸	کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظتِ الٰہی۔	وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔
۴۹	کفار کے نرغہ کے وقت آپکو آسمان پر زندہ اُٹھانا۔	إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ۔

حضرت مسیح موعودؑ کا حلیہ

نمبر	بیان	حوالہ
۵۰	آپ کا وجیہ ہونا۔	وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
۵۱	آپ کا قد و قامت درمیانہ ہے۔	حدیث ... بروایت ابوداؤد و ابن ابی شیبہ و احمد ابن حبان و صحیح ابن حجر [illegible]
۵۲	رنگ سفید سُرخی مائل ہے	〃 〃 〃
۵۳	بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی۔	〃 〃 〃
۵۴	بالوں کا رنگ بہت سیاہ چمک دار ہوگا جیسے نہانے کے بعد بال ہوتے ہیں۔	〃 〃 〃
۵۵	بال گھنگرالے ہوں گے۔	〃 〃 〃 (بعض روایات میں ہے کہ سیدھے بال ہوں گے جیسا کہ نمبر ... ممکن ہے کہ اختلاف دو وقت ... [illegible])

۵۶	صحابہ میں آپ کے مشابہ عروہ بن مسعود ہیں	حدیث مذکور
۵۷	آپ کی خوراک لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں۔	حدیث ۲۷ رواہ الدیلمی

آخر زمانہ میں آپ کا دوبارہ نزول

۵۸	قربِ قیامت میں پھر آسمان سے اُترنا۔	حدیث ۱ الغایت ۴۵
۵۹	نزول کے وقت آپ کا لباس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔	حدیث ۱۰ ابوداؤد وغیرہ
۶۰	آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی۔	حدیث ۴۸ ابن عساکر
۶۱	آپ ایک زرہ پہنیں گے۔	حدیث ۶۸ درمنثور

بوقتِ نزول آپ کے بعض حالات

۶۲	دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اُتریں گے۔	حدیث ۱ مسلم۔ ابوداؤد ترمذی۔ احمد

نمبر	مضمون	حوالہ
۶۳	آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے۔	حدیث ۱۴۷ ابن عساکر
۶۴	اس وقت جس کسی کافر تک آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائیگی وہ مر جائے گا۔	حدیث ۵ صحیح مسلم
۶۵	سانس کی ہوا اتنی دور تک پہونچے گی جہاں تک آپکی نظر جائے گی۔	〃 〃

مقام نزول اور وقت نزول کی مکمل تعیین و توضیح

نمبر	مضمون	حوالہ
۶۶	آپ کا نزول دمشق میں ہوگا۔	حدیث ۵ مسلم
۶۷	دمشق کی جامع مسجد میں نزول ہوگا۔	〃 〃
۶۸	جامع مسجد دمشق کے بھی شرقی گوشہ میں نزول ہوگا۔	〃 〃
۶۹	نماز صبح کے وقت آپ نازل ہوں گے۔	〃

بوقت نزول حاضرین کا مجمع اور انکی کیفیت

نمبر	مضمون	حوالہ
۷۰	مسلمانوں کی ایک جماعت	

نمبر	بیان	حوالہ
	مع امام مہدیؑ کے مسجد میں موجود ہونگی۔ جو دجال سے لڑنے کیلئے جمع ہوئے ہوں۔	حدیث ۷ مسلم
۷۱	اُن کی تعداد آٹھ سو (۸۰۰) مرد اور چار سو (۴۰۰) عورتیں ہوں گی۔	حدیث ۶۹ دیلمی
۷۲	بوقت نزول عیسیٰ علیہ السلام یہ لوگ نماز کے لیے صفیں درست کرتے ہوئے ہوں گے۔	
۷۳	اس جماعت کے امام اسوقت حضرت مہدی ہوں گے۔	حدیث ۱۱ و ۲۱ تا ۲۳
۷۴	حضرت مہدی عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے بلائیں گے اور وہ انکار کریں گے۔	حدیث ۲۱ مسلم و احمد
۷۵	جب حضرت مہدیؑ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انہیں کو امام بنائیں گے۔	حدیث ۱۳ ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان ابن خزیمہ۔
۷۶	پھر حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے۔	حدیث ۷۱ ابونعیم

بعدِ نزول آپ کتنے دنوں دنیا میں رہیں گے

نمبر	بیان	حوالہ
۷۷	آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے	حدیث نمبر۱ ابوداؤد ابن شیبہ احمد، ابن حبان ابن جریر۔

بعدِ نزول آپ کا نکاح اور اولاد

نمبر	بیان	حوالہ
۷۸	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں نکاح ہوگا۔	حدیث نمبر۴۳ فتح الباری د ۵۸ حدیث نمبر۱۰۱ کتاب الخطط للمقریزی
۷۹	بعدِ نزول آپ کے اولاد ہوگی۔	حدیث نمبر۴۳ مذکور

نزول کے بعد مسیح موعود کے کارنامے

نمبر	بیان	حوالہ
۸۰	آپ صلیب توڑیں گے اپنی صلیب پرستی کو مٹا دیں گے۔	حدیث نمبر۱ بخاری و مسلم
۸۱	خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے	" "
۸۲	آپ نماز سے فارغ ہوکر دروازہ مسجد کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجال ہوگا۔	حدیث نمبر۲۱
۸۳	دجال دراس کے ساتھ یہودی ہے	"

نمبر	بیان	حوالہ	
	سے جہاد کریں گے۔		
۸۴	دجّال کو قتل فرمائیں گے۔	حدیث ۱۳	
۸۵	دجّال کا قتل ارضِ فلسطین میں باب لُد کے پاس واقع ہوگا۔	״	
۸۶	اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔	״	
۸۷	جو یہودی باقی ہوں گے چُن چُن کر قتل کر دیے جائیں گے۔	״	
۸۸	کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی۔	״	
۸۹	یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اُٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔	״	
۹۰	اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔	حدیث [illegible]، ابوداؤد، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، ابن جریر۔	
۹۱	اور جہاد موقوف ہو جائے گا کیونکہ کوئی کافر ہی باقی نہ رہے گا۔	حدیث [illegible] بخاری و مسلم	
۹۲	اور اس لیے جزیہ کا حکم بھی باقی نہ رہے گا۔	حدیث ۱۷ مسند احمد	

۹۳	مال دولت لوگوں میں اتنا عام کردیں گے کہ کوئی قبول نہ کریگا۔	حدیث ۵۲ مذکور
۹۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے۔	حدیث ۱۴ مسلم۔ مسند احمد
۹۵	حضرت مسیح مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔	〃
۹۶	حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے	〃
۹۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر تشریف لیجائینگے	〃 درمنثور
۹۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے سلام کا جواب دیں گے جس کو سب حاضرین سُنیں گے۔	〃 〃

مسیح موعودؑ لوگوں کو کس مذہب پر چلائیں گے

۹۹	آپ قرآن حدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائینگے	حدیث ۵۵ اشاعۃ

مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ظاہری و باطنی برکات

۱۰۰	ہر قسم کی دینی و دنیوی برکات نازل ہونگے	حدیث ۵۰ مسلم ابوداؤد ترمذی مسند احمد

۱۰۱	سب کے دلوں سے بغض، حسد اور کینہ نکل جائے گا۔	حدیث ۱۱ مسلم وغیرہ
۱۰۲	ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا۔	حدیث ۵ مذکور
۱۰۳	ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کیلئے کافی ہوگی	" "
۱۰۴	ایک دودھ والی بکری ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو جائیگی۔	" "
۱۰۵	ہر ڈنک والے ہر جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا۔	حدیث ۱۲ ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۶	یہاں تک کہ ایک بچی اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ دیگی تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔	" "
۱۰۷	ایک لڑکی شیر کو بھگا دے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔	" "
۱۰۸	بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہیگا جیسے کتا ریوڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔	" "

۱۰۹	ساری زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔	حدیث ۱۳ ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۱۰	صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔	〃 〃

یہ برکات کتنی مدت تک رہیں گی؟

۱۱۱	یہ برکات سات سال تک رہیں گی	حدیث ۶ مسلم، احمد، حاکم

لوگوں کے حالات متفرقہ جو مسیح موعود کے وقت میں ہوں گے

۱۱۲	رومی لشکر مقام اعماق یا وابق میں اُترے گا	حدیث ۷ مسلم
۱۱۳	اُن کے جہاد کے لئے مدینہ منورہ سے ایک لشکر چلے گا۔	〃 〃
۱۱۴	یہ لشکر اپنے زمانہ کے بہترین لوگوں کا مجمع ہو گا۔	〃 〃
۱۱۵	ان کے جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے۔	〃 〃
۱۱۶	ایک تہائی حصہ شکست کھا گا۔	〃 〃
۱۱۷	ایک تہائی شہید ہو جائے گا۔	〃 〃
۱۱۸	ایک تہائی فتح پا جائیں گے۔	〃 〃

۱۱۹	قسطنطنیہ فتح کریں گے۔	حدیث ۷ مسلم

پہلے خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہونا

۱۲۰	جس وقت وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہونگے تو خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہو جائے گی۔	حدیث ۷ مسلم
۱۲۱	لیکن جب یہ لوگ ملک شام میں واپس آئیں گے تو دجال نکل آئے گا	" "

اس زمانے میں عرب کا حال

۱۲۲	عرب اس زمانہ میں بہت کم ہونگے اور سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے	حدیث ۱۳۷ ابوداؤد۔ ابن ماجہ

لوگوں کے بقیہ حالات

۱۲۳	مسلمان دجال سے بچکر افیق پہاڑ پر جمع ہو جائیں گے (یہ پہاڑ ملک شام میں ہے)	حدیث ۱۴۱ احمد۔ حاکم طبرانی
۱۲۴	اس وقت مسلمان سخت فقر وفاقہ	

	میں مبتلا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلّہ جلا کر کھا جائیں گے۔	حدیث ۱۲۱ احمد۔ حاکم۔ طبرانی
۱۲۵	اسی قحط کے زمانہ میں ایک منادی آواز دیگا کہ تمہارا فریادرس آگیا۔	" "
۱۲۶	لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے شخص کی آواز ہے۔	" "

غزوہ ہندوستان کا ذکر

۱۲۷	ایک مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر جہاد کریگا اور اُسکے بادشاہوں کو قید کر لیگا۔	حدیث ۱۲۴ ابو نعیم
۱۲۸	یہ لشکر اللہ کے نزدیک مقبول اور منصور ہوگا۔	" "
۱۲۹	جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کو ملک شام میں پائے گا۔	" "
۱۳۰	بنی عباس اسوقت گاؤں میں رہیں گے۔	حدیث ۱۲۵ ابن نجار
۱۳۱	اور سیاہ کپڑے پہنیں گے۔	" "

۱۴۲	اور ان کے متبعین اہل خراسان ہونگے	حدیث ۴۹	ابن نجار
۱۴۳	لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعتقاد پر تمام دنیا سے مستغنی ہو جائیں گے۔	"	"

مسیح موعود کے زمانہ کے اہم واقعات آپ کے نزول سے پہلے دجّال کا خروج

۱۴۴	شام و عراق کے درمیان دجال نکلیگا	حدیث ۵۰ مذکور

دجّال کی علامات

۱۴۵	اس کی پیشانی پر کافر صورت میں لکھا ہوگا۔ ک۔ ف۔ ر	حدیث ۵۱/۳۲	مسند احمد
۱۴۶	وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا	"	"
۱۴۷	داہنی آنکھ میں سخت ناخنہ ہوگا	"	"
۱۴۸	تمام دنیا میں پھر جائے گا۔ کوئی جگہ باقی نہ رہیگی جسکو وہ فتح نہ کرے	"	"
۱۴۹	البتہ حرمین مکہ و مدینہ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔	"	"
۱۵۰	مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے ہر رستہ پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا جو دجال		

	کو اندر نہ گھسنے دیں گے۔	حدیث ۱۳۷
۱۴۱	جب مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائیگا تو ظریب احمر میں سبخہ (کھاری زمین) کے ختم پر جا کر ٹھیرے گا۔	" "
۱۴۲	اس وقت مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے اور تمام منافق مرد عورت دجال کیساتھ ہو جائینگے۔	" "
۱۴۳	اس کیساتھ ظاہری طور پر جنت دوزخ ہوگی مگر حقیقت میں اُسکی جنت دوزخ اور دوزخ جنت ہوگی	" " حدیث ۱۳۱ مسند احمد
۱۴۴	اُس کے زمانہ میں ایک دن سال بھر کے برابر اور دوسرا مہینہ کے برابر اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا۔ اور پھر باقی ایام عادت کے موافق ہوں گے۔	" "
۱۴۵	وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں ہاتھوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔	" "

۱۴۶	اس کیساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے۔	حدیث ۳۱ مسند احمد
۱۴۷	جب وہ بادل کو کہے گا فوراً بارش ہو جائے گی۔	" ۵ مذکور
۱۴۸	اور جب چاہے گا تو قحط پڑ جائیگا	" "
۱۴۹	مادرزاد اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیگا۔	" ۳۸ طبرانی
۱۵۰	زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دیگا تو فوراً باہر آکر اُس کے پیچھے ہو جائیں گے۔	" "
۱۵۱	دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اُس کے دو ٹکڑے بیچ سے کر دیگا اور پھر اُس کو بلائے گا تو وہ صحیح سالم ہو کر ہنستا ہوا سامنے آجائے گا۔	" "
۱۵۲	اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہوں گے	حدیث [illegible] ابوداؤد ابن ماجہ وغیرہ
۱۵۳	لوگوں کے تین فرقے ہو جائینگے	

	ایک فرقہ دجال کا اتباع کریگا۔ اور ایک فرقہ اپنی کاشت کاری میں لگا رہے گا اور ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے پر اس کے ساتھ جہاد کرے گا۔	حدیث نمبر ابن ابی شیبہ عباس بن حمید۔ حاکم، بیہقی، ابن ابی حاتم۔
۱۵۴	مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے۔	" "
۱۵۵	اس لشکر میں ایک شخص ایک سرخ (یا سیاہ، سفید) گھوڑے پر سوار ہوگا اور یہ سارا لشکر شہید ہو جائے گا۔ ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا۔	حدیث نمبر ابن ابی شیبہ عباس بن حمید، حاکم، بیہقی ابن ابی حاتم۔

دجال کی ہلاکت اور اس کے لشکر کی شکست

۱۵۶	دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔	حدیث نمبر مذکور

۱۵۷	اُس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہوگی۔	حدیث ۱۳۷، ۱۴۰	

یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اُن کے بعض حالات

۱۵۸	اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالیگا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیریگا۔	حدیث ۱۵ مذکور	
۱۵۹	اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو طور پہاڑ پر جمع فرمادیں گے۔	″	″
۱۶۰	یاجوج ماجوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گزرے گا تو سب دریا کو پی کر صاف کر دیگا۔	″	″
۱۶۱	اس وقت ایک بیل لوگوں کیلئے سو دینار سے بہتر ہوگا (یہ بوجہ قحط کے یا دنیا سے قلت رغبت کی وجہ سے)	″	″

مسیح موعود کا یاجوج ماجوج کیلئے بددعا فرمانا اور انکی ہلاکت

۱۶۲	اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کیلئے بددعا فرمائینگے۔	حدیث [illegible] مذکور	

نمبر	بیان	حوالہ
۱۶۳	اللہ تعالیٰ اُن کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دیگا جس سے سب کے دفعۃً مرے ہوئے رہ جائیں گے۔	حدیث ۵ مذکور

حضرت عیسیٰ ؑ کا جبلِ طور سے اُترنا

نمبر	بیان	حوالہ
۱۶۴	اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر جبلِ طور سے زمین پر اُتریں گے۔	حدیث ۵ مذکور
۱۶۵	مگر تمام زمین یاجوج ماجوج کے مُردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔	״ ״
۱۶۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دُعاء فرمائیں گے کہ بدبو دور ہو جائے۔	״ ״
۱۶۷	اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دُھل جائیگی	״ ״
۱۶۸	پھر زمین اپنی اصلی حالت پر پھولوں اور پھلوں سے بھر جائے گی۔	״ ״

مسیح موعود کی وفات اور اس سے قبل و بعد کے حالات

نمبر	واقعہ	حوالہ
۱۶۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہو۔	حدیث ۵۵ الاشاعۃ للبرزنجی
۱۷۰	اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔	حدیث ۵۵ و ۵۱ مسند احمد و حافظ۔
۱۷۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں چوتھی قبر آپکی بنیگی۔	〃 〃
۱۷۲	لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعمیلِ ارشاد کیلئے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے	〃 〃
۱۷۳	پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا	〃 〃
۱۷۴	پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا۔	〃 〃
۱۷۵	یہ واقعہ مقعد کی موت سے تیس سال بعد ہوگا۔	〃 〃

۱۷۶	اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے کوئی پورے نو مہینے کی حاملہ کہ معلوم نہیں کب ولادت ہو جائے۔	حدیث ۱۵۵ و ۱۵۶۔ مسند احمد و حاکم۔	
۱۷۷	اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی۔	" "	

ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝

مسیح موعود کی مکمل سوانح حیات اور عمر بھر کے کارنامے اور اُن کے مسکن و مدفن کا پورا جغرافیہ اس تفصیل و تحقیق کے ساتھ قرآنی آیات اور حدیثی روایات میں جب ایک سمجھدار آدمی کے سامنے آتا ہے تو خود بخود یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ لاکھوں انبیاء علیہم السلام کی عظیم الشان جماعت میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے کہ اُن کے تذکرہ کو قرآن و حدیث نے اتنی اہمیت دی ہے کہ کسی اور نبی کیلئے اس کا عشر عشیر بھی مذکور نہیں۔ یہاں تک کہ سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبات اور سیر و شمائل بھی قرآن عزیز میں اس تفصیل و توضیح کے ساتھ نظر نہیں آتے۔ حالانکہ تمام انبیاء و رسل کی جماعت پر آپ کی سیادت و عظمت باجماع امت ثابت ہونے کے علاوہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں بتصریح قرآنی یہ بھی ایک اہم مقصد ہے کہ وہ آپ کی تشریف آوری کا اعلان فرما گئے

آپ کی سیادت کا سکہ قلوب پر بٹھلا دیں۔ ان حالات پر نظر کرتے ہوئے یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ کی یہ اہمیت ضرور کسی بڑی مصلحت و حکمت پر مبنی ہے۔

پھر جب ذرا تأمل سے کام لیا جاتا ہے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خصوصی اہمیت بھی اُن عنایاتِ الٰہیہ کا نتیجہ ہے جو ازل سے اُمّت امیہ کی قسمت میں مقدر ہو چکی تھی اور حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین کا ایک مظہر ہے جس نے اُمت کے لئے مذہبی شاہراہ کو اتنا ہموار اور صاف کر چھوڑا ہے کہ اس کا لیل و نہار برابر ہے۔ اس راستہ کے قدم قدم پر ایسے نشانات بتلا دیئے ہیں کہ چلنے والے کو کہیں اشتباہ پیش نہیں آ سکتا۔

یعنی قیامت تک جتنے قابلِ اقتدار انسان پیدا ہونے والے تھے اُن میں اکثر کے نام لے لے کر اُن کی مفصّل کیفیات پر اُمت کو مطلع فرما دیں تاکہ اپنے وقت میں جب یہ بزرگانِ دین ظاہر ہوں تو اُمت ان کے قدم لے اور اُن کے افعال و اقوال کو اپنا اُسوہ بنائے۔

پھر ارشاد و ہدایت کے سلسلہ میں چونکہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت کی شانِ امتیاز رکھتے ہیں اسلئے اُن کے ذکر کی اہمیت سب سے زیادہ ہونا لازمی تھی۔ کیونکہ نبی کی شان تمام دنیا سے برتر ہے۔ اُس کی ادنیٰ توہین و تنقیص کا اشارہ بھی کفر عظیم ہے۔ تمام مرشدین اور مجددینِ اُمت کی شخصی معرفت میں اگر کوئی شبہ باقی بھی رہے تو بجز اس کے کہ اُن کی برکات و فیوض سے محرومی ہو اُمت کے ایمان کا خطرہ نہیں ہے۔ بخلاف مسیح موعود علیہ السلام کے کہ

اگر اُن کی علامات اور پہچان میں کوئی شبہ کا موقع یا التباس کی گنجائش رہے اور اُمت مرحومہ اُن کو نہ پہچانے تو یہاں کفر و ایمان کا سوال پیدا ہو جاتا ہے اور اُمت کا ایمان خطرہ میں آجاتا ہے۔ اندیشہ قوی ہوتا ہے کہ نہ پہچاننے کی وجہ سے اُمت آپ کی توہین و تنقیص میں مبتلا ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر دجالی فتنوں اور یاجوج ماجوج کی بلاؤں کا شکار ہو جائے۔

اسلئے رحمۃ للعالمین کا فرض تھا کہ مسیح موعود کی پہچان کو اتنا روشن فرمادیں کہ کسی بصیر انسان کو اُن سے آنکھ چرانے کی مجال نہ رہے۔ خدا کی ہزار ان ہزار رحمتیں اور بے شمار درود اُس حریص بالمؤمنین اور رؤف و رحیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے اس مسئلہ کو اتنا صاف اور روشن فرمادیا ہے کہ اس سے زیادہ عادۃً ناممکن ہے۔

دنیا میں ایک شخص کی تعریف و پہچان کے لئے اس کا نام اور ولدیت و سکونت وغیرہ دو تین اوصاف بتلادینا ایسا کافی ہو جاتا ہے کہ پھر اُسمیں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ ایک کارڈ پر جبکہ دو تین نشان لکھ دیئے جاتے ہیں تو مشرق سے مغرب میں ٹھیک اپنے مکتوب الیہ کے پاس پہنچتا ہے اور کسی دوسرے کو یہ مجال نہیں ہوتی کہ اس پر اپنا حق ثابت کردے یا چٹھی رساں سے یہ کہہ کرلے لے کہ میں ہی اسکا مکتوب الیہ ہوں۔

لیکن ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف انہیں نشانات کے بتلادینے پر اکتفا نہیں فرمایا۔ بلکہ مسیح موعود کے نام کی جو چٹھی مسلمانوں کے ہاتھوں میں دی ہے اُس کی پشت پر پتہ کی جگہ ان کی ساری سوانح عمری و شمائل و خصائل، حلیہ، لباس اور عملی کارنامے بلکہ اُن کے مقام نزول اور جائے قرار

اور مسکن و مدفن کا پورا جغرافیہ تحریر فرما دیا ہے اور پھر اسی پر بس نہیں فرمائی بلکہ آپ کا شجرۂ نسب اور آپ کے متعلقین اور متبعین تک کے احوال کو مفصل لکھ دیا ہے۔
مگر افسوس کہ اس پر بھی بعض قزاق اس فکر میں ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تمام کوشش پر (خاکش بدہن) خاک ڈال کر اس چٹھی کو تبدیل کر لیں اور اس طرح دنیا میں مسیح موعود بن بیٹھیں۔

مرزائیوں سے چند سوال

مجھ کو یہ پوچھنا ہے مرزا سے
یہ کبھی ہوش میں بھی آتے ہیں

وہ لوگ جو ازراہ تقلید یا کسی مغالطہ و غلط فہمی سے مرزائیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، میں ان کو خدا اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر دلی خیر خواہی اور ہمدردی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دین و آخرت کا معاملہ ہے۔ ہر شخص کو اپنی قبر میں اکیلا جانا اور حساب دینا ہے۔ کوئی جتھا اور جماعت وہاں کام نہ آئے گی۔ خدا کے لئے ہوش میں آئیں اور عقل خداداد سے کام لیں اور سمجھیں کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب انھیں اوصاف و علامات اور نشانات کے آدمی تھے جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی پہچان کیلئے امت کے سامنے رکھے ہیں؟

کیا مرزا جی کا نام "غلام احمد" نہیں بلکہ "عیسیٰ" ہے؟
کیا اُن کی والدہ کا نام "چراغ بی بی" نہیں بلکہ "مریم" ہے؟
کیا اُن کے والد "غلام مرتضیٰ" نہیں، بلکہ بے باپ کی پیدائش ہیں؟

کیا اُن کا مولد "قادیان" جیسا گردہ نہیں، بلکہ "دمشق" ہے یا قادیان دمشق کے ضلع یا صوبہ میں واقع ہے۔؟

کیا اُن کا مدفن "قادیان" نہیں، بلکہ "مدینہ طیبہ" ہے؟

کیا اُن کے نانا "عمران" اور ماموں "ہارون" اور نانی "حنہ" ہیں؟

کیا اُن کی والدہ کی تربیت حضرت مریم کی طرح ہوئی ہے؟

اور کیا اُن کا نشوونما ایک دن میں اتنا ہوا ہے جتنا ایک سال میں بچہ کا ہوتا ہے؟ کیا اُن کے پاس غیبی رزق آتا تھا؟ کیا فرشتے اُن سے کلام کرتے تھے؟

کیا مرزاجی کی پیدائش جنگل میں کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی؟

کیا اُن کی والدہ نے پیدائش کے بعد درختِ کھجور کو ہلا کر کھجوریں کھائی تھیں؟ کیا مرزاجی نے کسی مُردے کو زندہ کیا ہے؟ کیا انھوں نے کسی برص کے بیمار یا مادرزاد اندھے کو خدا کے اذن یا حکم سے شفا دی ہے؟

کیا مٹی کی چڑیوں میں بحکمِ خداوندی جان ڈالی ہے؟

کیا وہ آسمان پر گئے ہیں اور پھر اترے ہیں؟

کیا اُن کے سانس کی ہوا سے کافر[1] مرجاتے تھے؟

---

[1] اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مرزاجی میں باوجود مسیح یا مثیلِ مسیح کے دعوے کے یہ وصف نہ ہوا۔ ورنہ ساری دنیا خالی ہوجاتی۔ کیونکہ یہود، نصاریٰ اور دوسری قومیں کافر ہیں ہی۔ مرزاجی کے نزدیک دنیا کے کروڑوں مسلمان بھی کافر ہیں۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۹ و اربعین ۳ صفحہ ۔۔۔ و سیرت الابدال صفحہ ۱۲ و انجامِ آتھم صفحہ ۶۲ وغیرہ ۱۲ منہ

کیا اُن کے سانس کی ہوا اتنی دور پہنچتی تھی جہاں تک اُن کی نظر پہنچے ؟

کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں گئے ہیں ؟

کیا اُن کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوا ہے ؟ کیا انہوں نے دنیا سے صلیب پرستی اور نصرانیت کو مٹایا ہے یا اور اُن کے زمانہ میں نصرانیت کو ترقی ہوئی ؟

کیا اُن کے زمانہ میں اُن اوصاف کا دجال نکلا ہے جو بحوالہ احادیث ہم نے نقشہ میں درج کئے ہیں ؟

کیا انھوں نے ایسے دجال کو حربہ سے قتل کیا ہے ؟ کیا انھوں نے اور اُن کی جماعت نے یہودیوں کو قتل کیا ہے ؟ کیا کسی نے اُن کے زمانہ میں پتھروں اور درختوں کو بولتے دیکھا ہے ؟

کیا انھوں نے مال و دولت کو اتنا عام کر دیا ہے کہ اب کوئی لینے والا نہیں ملتا یا اور افلاس و فقر و فاقہ اور ذلت اُن کے قدموں کی برکت سے دنیا میں پھیل گئے۔ کیا آسمانی برکات پھلوں اور درختوں میں اسطرح ظاہر ہوئیں کہ ایک انار ایک جماعت کے لئے ایک بکری کا دودھ ایک قبیلہ کے لئے کافی ہو جائے ؟

کیا انھوں نے لوگوں کے قلوب میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا یا نفاق و خلاف کی طرح ڈالی ؟

کیا بغض و حسد لوگوں کے قلوب سے اٹھ گیا یا اور زیادہ ہو گیا ؟

کیا بچھو و سانپ وغیرہ کا زہر بچے کا دور ہو گیا ؟

کیا مرزا جی کو حج یا عمرہ یا دونوں کرنا نصیب ہوا ہے؟ کیا مرزا جی کبھی مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر تشریف لے گئے ہیں؟

کیا اُن کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلے ہیں؟ کیا اُن کے مُردوں سے تمام زمین آلودہ نجاست و بدبو ہوئی اور مرزا جی کی دُعا سے بارش نے اُس کو دھویا ہے؟

کیا مرزا جی نے کسی مُقعد نامی آدمی کو خلیفہ بنایا ہے۔؟

کیا مرزا جی کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی؟

الغرض مسیح موعود کے حالات و نشانات کا مکمل نقشہ بحوالۂ قرآن وحدیث آپ کے سامنے ہے۔ آنکھیں کھول کر ایک ایک نشان اور ایک ایک علامت کو مرزا صاحب میں تلاش کیجئے اور خدا تعالیٰ نظروں سے غائب ہے تو مخلوق ہی سے شرمائیے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھی جس پر یہ نشانات اور یہ پتہ لکھا ہوا ہے۔ آپ کس کے سپرد کرتے ہیں اور اگر یہیں کہ غلام احمد سے مراد عیسیٰ اور چراغ بی بی سے مریم اور دمشق اور مدینہ سے قادیان اور نصرانیت کے مٹانے سے مراد اُس کی ترقی اور عزت سے مراد ذلت ہے۔ تو اس خانہ ساز مرزائی لغت پر قرآن اور احادیث نبویہ کی اس تحریف بلکہ ان کا مضحکہ بنانے کو کیا واقعی تمہاری عقل قبول کرتی ہے؟ اور کیا دنیا میں کوئی انسان اس پر راضی ہو سکتا ہے؟ اور اگر تحریفات و تاویلات اور استعارات کی یہی گرم بازاری ہے تو پھر کیا دنیا کا کوئی کام یا کوئی معاملہ درست رہ سکتا ہے؟

ہم تو جب جانیں کہ مرزا صاحب یا اُن کی امت کسی عیسیٰ نامی دمشقی آدمی کا ایک کارڈ چٹھی رساں سے یہ کہہ کر وصول کرلیں کہ آسمان میں قادیان ہی کا نام دمشق ہے اور میرا ہی نام عیسیٰ ہے اور چراغ بی بی کا نام مریم ہے کبھی یہ کہہ کر دیکھو کہ چٹھی رساں اور ساری دنیا تمہیں کیا کہے گی۔

ہاں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس چٹھی کو لاوارث سمجھ کر راستہ میں اڑانا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ آج بھی آپؐ کے وہ وارث موجود ہیں جو آپؐ ہی کی لکیر کے فقیر ہیں اور اسی کو اپنی بادشاہی سمجھتے ہیں اور اسی عہد پر جان دے دینے کو اپنی فلاح دارین جانتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باندھ چکے ہیں ؎

اگرچہ خرمن عمرم غم تو داد بباد
بخاک پائے عزیزت کہ عہد نشکستم

اس لئے ہم بعون اللہ تعالیٰ بانگِ دہل کہتے ہیں کہ مرزائی اُمت کتنا ہی زور لگائے مگر یہ والا نامہ اُسی مکتوب الیہ کو ملے گا جس کے نام آج سے تیرہ سو برس پہلے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا اور بروایت ابوہریرہؓ ان کو سلام پہنچایا ہے۔

واللہ باللہ ہمیں مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں۔ کون چاہتا ہے۔ کہ گھر آئے ہوئے مسیح کو اور اُن کی مسیحائی کو ٹھکرا دے۔ بالخصوص ایسے وقت جب کہ قوم کو مسیح کی سخت حاجت ہے۔ مگر بات وہی ہے کہ مسیح تو ماننے کے لئے تیار ہیں مگر کوئی مسیحائی بھی تو دکھلائے ؎

ہوں بہت پروانے اگر شمع تو صورت تو ہو — جان دینے کو ہوں موجود کوئی مانع ہو

دل بھی حاضر سر تسلیم بھی خم کو موجود — کوئی مرکز ہو کوئی قبلۂ حاجات تو ہو

دل تو بے چین ہے اظہار ارادت کیلئے — کسی جانب سے کچھ اظہار کرامات تو ہو

دل کشا بادۂ صافی کا کسے ذوق نہیں — باطن افروز کوئی پیر خرابات تو ہو

مسلمانو! آپ کی مذہبی غیرت وحمیت اور خدا داد عقل وفہم کو کیا ہوا کہ آپ کو مشاہدات اور بدیہیات کے انکار کی طرف بلایا جاتا ہے اور آپ ذرا عقل سے کام نہیں لیتے ع

اے کشتۂ ستم! تری غیرت کو کیا ہوا؟

خدا کے لئے ذرا ہوش میں آؤ اور اس فتنہ کے انجام پر نظر ڈالو کہ اگر یہی مرزائی لغت اور قادیانی زبان اور اس کے عجیب استعارات رہے تو قرآن وحدیث اور مذہب اسلام کا تو کہنا کیا ساری دنیا کا گھروندا اور عالم کا نظام برباد ہو جائے گا۔ ایک شخص اگر زید کے گھر پر دعوے کرے کہ یہ میرا ہے اور مرزا صاحب کی طرح کہے کہ آسمانی دفتروں میں میرا ہی نام زید لکھا ہوا ہے اور مالک مکان کی جتنی علامات اور نشانات سرکاری کاغذوں میں درج ہیں ان سب کا مستحق برنگ استعارات میں ہوں تو بتلائیے کہ آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ اسی طرح اگر ایک مرد کسی غیر منکوحہ پر اسی حیلہ سے اپنی بیوی ہونے کا دعویٰ کرے یا کوئی عورت اسی مرزائی استعارہ کے تحت کسی غیر مرد کو اپنا خاوند بنائے۔ یا کوئی ملازم دوسرے ملازم کی تنخواہ وصول کرے۔ یا کوئی اجنبی بادشاہی محل میں گھس کر شاہی بیگمات کو اسی مرزائی فلسفہ کی طرف دعوت

دے۔ یا ایک قتلِ عمد کا مجرم اپنا جرم اسی مرزائی استعارات کے ذریعہ کسی دوسرے غریب کے سر ڈال دے اور کہے کہ آسمانی دفتروں میں اسی کا نام وہ ہے جو قاتل کے لئے لکھا ہوا ہے۔ تو فرمائیے کہ مرزائی اصول اور اُن کے استعارات کی دنیا کو جائز رکھتے ہوئے کسی کو کیا حق ہے کہ ان لوگوں کی زبان بند کر سکے یا ہاتھ روک سکے؟ اور جب نوبت اس پہنچ گئی تو خود سمجھئے کہ دین و مذہب تو کیا خود دنیاداری کے بھی لالے پڑ جائیں گے۔

الغرض دنیا کے تمام معاملات بیع و شراء لین دین، نکاح و طلاق، جزاء و سزاء میں ایک شخص کی تعیین کے لئے جب اُس کا نام اور ولدیت و سکونت وغیرہ دو چار وصف ذکر کر دیے جاتے ہیں تو اُس شخص تعیین و تمیز ایسی حتمی اور یقینی ہو جاتی ہے کہ اُس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی اور کسی دوسرے کی مجال نہیں ہوتی کہ اُس کے احوال و اقوال کو اپنی طرف منسوب کر سکے اور اُس کی مملوکات میں تصرّف کر سکے۔ نہ یہاں کوئی استعارہ چل سکتا ہے نہ مجاز۔ دنیا کے تمام کارخانے اسی اسلوب پر قائم ہیں۔

غضب ہے کہ جس شخص سے متعلق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چار نہیں دس ۱۸۰ ایک سو اسی علامات و نشانات اُمت کو بتلائے ہوں۔ اُمت کو اب بھی اُس کی تعیین میں شبہ رہے۔ اور آپ کے صاف و صریح ارشادات کو استعارات و مجاز کہہ کر ٹال دے ؎

ہرگز باور نمے آید ز روئے اعتقاد
ایں ہمہ را گفتن و دین پیمبر داشتن

بلکہ بلاشبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح تکذیب اور قرآن و حدیث کو جھٹلانا ہے (نعوذ باللہ منہ)

یا اللہ تو ہماری قوم کو عقل دے اور عقل سے کام لینے کی توفیق دے کہ اس جیسے بدیہیات کے انکار میں مبتلا نہ ہوں۔

وَاللّٰہُ الْھَادِیْ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ

الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ

محمد شفیع الدیوبندی غفرلہٗ ولوالدیہ ومشائخہ

مدرس دار العلوم، دیوبند

شعبان سنہ ۱۳۴۶ھ